پیام

PAYAM

مدیر

ڈاکٹر محمد رفیق الاسلام

شمارہ: ۰۱

(جنوری تا دسمبر ۲۰۲۲ء)

شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی آف بہاول پور

ویب گاہ:https://journals.iub.edu.pk/index.php/payam

برقی ڈاک: editor.payam@iub.edu.pk

رابطہ کار: ڈاکٹر محمد اصغر سیال 00923006823

muhammadasghar@iub.edu.pk

پیام

PAYAM

شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی آف بہاول پور

Chief Patron	**سرپرستِ اعلیٰ**
Engr. Prof. Dr. Athar Mahboob	انجنیئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب
(Vice Chancellor)	(شیخ الجامعہ)
Patron	**سرپرست**
Prof. Dr. Jawed Hassaan Chandio	پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو
(Dean Faculty of Arts & Languages)	(ڈین کلیہ فنون ولسانیات)
Editor	**مدیر**
Dr. Muhammad Rafiq ul Islam	ڈاکٹر محمد رفیق الاسلام
(Chairman)	(صدر نشین)
Associate Editors	**مساعد مدیران**
Dr. Muhammad Asghar Sial	ڈاکٹر محمد اصغر سیال
Dr. Irum Saba	ڈاکٹر ارم صبا
Dr. Shahid Nawaz (Eng. Portion)	ڈاکٹر شاہد نواز (حصہ انگریزی)

مجلس مشاورت☆

قومی

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (لاہور)

ڈاکٹر تحسین فراقی (لاہور)

ڈاکٹر تنظیم الفردوس (کراچی)

ڈاکٹر رؤف پاریکھ (اسلام آباد)

ڈاکٹر سلمان علی (پشاور)

ڈاکٹر شاداب احسانی (کراچی)

ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر (اسلام آباد)

ڈاکٹر معین الدین نظامی (لاہور)

بین الاقوامی

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم (مصر)

ڈاکٹر احمد حسین ہادی (امریکہ)

ڈاکٹر اعجاز لون (ملائشیا)

ڈاکٹر خواجہ اکرام الدین (بھارت)

ڈاکٹر صغیر افراہیم (بھارت)

ڈاکٹر سلیم ملک (امریکہ)

ڈاکٹر کیومرثی (ایران)

☆ترتیبِ اسماء الف بائی ہے۔

مقالہ نگاران کے لیے ہدایات

مقالہ نگاران سے گزارش ہے کہ مقالہ ارسال کرتے وقت درج ذیل نکات کو پیش نظر رکھا جائے، بہ صورت دیگر ادارہ اشاعت سے قاصر ہو گا۔

مقالہ نگاروں کی آرا، تجزیوں اور استخراجی نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہیں اور اس سلسلے میں " پیام " اور اس سے منسلک افراد اور ادارے ہر قسم کی ذمہ داری سے بری ہوں گے۔

1. " پیام " اقبالیات کا جریدہ ہے اس لیے اس میں بھیجا جانے والا مقالہ اساسی طور پر اسلامی ادب، تصوف اور اقبالیات سے متعلق ہونا چاہیے۔
2. تحقیق کے مقاصد عام افراد تک پہنچانے کے لیے مقالے کی زبان سادہ ہونی چاہیے۔
3. مقالات کی حروف کاری ایم ایس ورڈ فارمیٹ میں ارسال کیجیے۔ ایم ایس ورڈ میں فونٹ (jameel noori nastaleeq) ہو، متن کا فونٹ سائز ۱۲, حواشی کا فونٹ سائز ۱۰ ۔

4. **مقالہ بھیجنے سے پہلے براہِ کرم تصدیق کر لیجیے:**

مقالہ حروف کاری کی اغلاط سے مبرا ہو۔

ارسال کردہ مقالہ سرقے سے پاک ہونا چاہیے کیوں کہ اشاعت سے پہلے TURNITIN سافٹ وئیر میں اس کی تصدیق و تنقیح کی جائے گی۔ اگر مقالے میں پہلے سے مطبوعہ مواد سے مماثلت و مشابہت طے شدہ حد یعنی 19 فی صد سے زیادہ ہوئی تو مقالہ ناقابلِ اشاعت ہو گا۔ علاوہ ازیں مقالہ نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقالے کے ساتھ ہی سرقے سے پاک ہونے کا ایک اقرار نامہ جمع کرائے۔ یہ اقرار نامہ " پیام " کی ویب گاہ کے Download Menu سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

"پیام" کو مقالہ ارسال کرنے کے بعد جب تک اس کے قابلِ اشاعت, مجوزہ تبدیلیوں یا ناقابلِ اشاعت کے بارے میں مجلسِ ادارت کی طرف سے اطلاع موصول نہ ہو اُسے کسی دوسرے جریدے میں اشاعت کے لیے نہ بھیجا جائے۔

5. مقالہ نگار اپنا نام، مقالے کا عنوان، ملخص (Abstract) اور کلیدی الفاظ (Keywords) اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں تحریر کرے علاوہ ازیں مقالے کا ملخص ڈیڑھ سو سے دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

6. مقالے کے اختتام پر حواشی / حوالہ جات (references/ endnotes) اور مآخذ (sources) کی نشاندہی ضروری ہے۔

7. مقالے میں حوالہ جات و حواشی کے اندراج کا طریقہ درج ذیل ہے:

(الف) مصنف کا نام: کتاب کا عنوان، قوسین میں شہر کا نام، ناشر، سنِ اشاعت اور آخر میں صفحہ نمبر۔

مثال: تحسین فراقی: نقدِ اقبال حیاتِ اقبال میں، (لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۹۲ء)، ص ۵

اگر کسی کتاب سے دو یا تین مرتبہ حوالہ آئے تو کتاب کا عنوان، محولہ بالا اور صفحہ نمبر لکھنا مناسب ہو گا۔ اگر اسی کتاب کا دوسرا حوالہ فوراً آئے تو ایضاً لکھنا کافی ہو گا۔ صفحہ نمبر الگ ہونے کی صورت میں ایضاً کے بعد صفحہ نمبر بھی درج کیجیے۔

ماخذات میں درج بالا حوالہ یوں درج کیجیے:

فراقی، تحسین: نقدِ اقبال حیاتِ اقبال میں، لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۹۲ء

(ب) مقالے / مضمون کا حوالۂ اندراج:

عطش دُرّانی: "اردو رسم الخط کے مسائل (جدید تقاضے)"، مشمولہ "اردو"، کراچی، شمارہ ۱۔۴ (جنوری تا دسمبر ۲۰۱۲ء)، ص ۳۲

ماخذات میں اندراج:

درانی، عطش: " اردو رسم الخط کے مسائل (جدید تقاضے)"، مشمولہ "اردو"، کراچی، شمارہ ۱۔۴، جنوری تا دسمبر ۲۰۱۲ء

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: https://www.chicagomanualofstyle.org/home.html

فہرستِ مقالات

۱	اداریہ	ڈاکٹر محمد رفیق الاسلام	۰۸
۲	علامہ اقبال اور سوامی رام تیرتھ	رضوان خان بھٹی	۱۰
۳	تصوف اور انسانی عظمت کا تحقیقی جائزہ	سفیر احمد	۱۸
۴	عہد حاضر میں تدریس اقبال کی اہمیت وافادیت	ڈاکٹر شاہد اشرف	۲۷
۵	فکرِ اقبال——نو آبادیات کے تناظر میں	ڈاکٹر عبد الستار نیازی / ارشد محمود	۳۵
۶	شاعرِ مشرق وادیء سربن میں از پروفیسر بشیر احمد سوزؔ کا مطالعاتی جائزہ	ڈاکٹر قیصر آفتاب / عنایت الرحمٰن	۴۹
۷	رشید احمد صدیقی کی تحریروں میں اقبال کی تراکیب	ڈاکٹر محمد رحمان	55

اس شمارے کے مقالہ نگاران

(الف بائی ترتیب سے)

۱	رضوان خان بھٹی	حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ، ایم۔ فل اسکالر، جامعہ منہاج لاہور
۲	سفیر احمد	ایم۔ فل اُردو، شعبہ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور
۳	ڈاکٹر شاہد اشرف	شعبہ اُردو، ایف۔ سی یونی ورسٹی لاہور
۴	ڈاکٹر عبدالستار نیازی /	اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس
	ارشد محمود	لیکچرار، یونیورسٹی آف لاہور سرگودھا کیمپس
۵	ڈاکٹر قیصر آفتاب	اسسٹنٹ پروفیسر، قراقرم انٹرنیشنل یونی ورسٹی، گلگت
	عنایت الرحمٰن	پی ایچ۔ڈی اسکالر، الحمد اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد
۶	ڈاکٹر محمد رحمان	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

اداریہ

جامعات تحقیق اور تدریس کے حوالے سے مقتدر حیثیت رکھتی ہیں۔ کسی بھی شعبے کی پہچان اس کا تحقیقی کام ہوتا ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے افکار نے اپنے عہد کے ادب کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ برعظیم کی سیاسی اور ادبی فضا میں انھوں نے انقلاب برپا کر دیا۔ علامہ اقبال کے استعارات اور مطالب زمانہ ساز اور آفاقی ہیں۔ "طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام" میں انھوں نے مطلع میں ہی اپنی انفرادیت کا اظہار کر دیا:

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے

عشق کے درد مند کا طرزِ کلام اور ہے

شعبہ اقبالیات نے اپنے تحقیقی جرنل کو اقبال کے " پیام" سے موسوم کیا ہے۔ پوری دنیا میں اقبالیات پر کام مقدار اور معیار کے لحاظ سے بہترین سرمایہ ہے۔

بہاول پور جسے دارالسرور اور بغداد الجدید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس ریاست کی بنیاد ۱۷۴۸ء میں رکھی گئی۔ تعلیم و تدریس اور فلاح کے مقاصد کے تحت اس ریاست نے اہل علم و دانش کو اپنی طرف راغب کیے رکھا۔ فروغِ علم میں اشاعت کے کردار سے انکار ناممکن ہے۔ پرنٹنگ پریس کی ایجاد سے ترسیلِ علم میں تیزی آئی۔ ۱۸۶۶ء میں بہاول پور میں "صادق الانور" چھاپہ خانہ قائم ہوا۔ اس زمانے میں سرکاری خط کتابت فارسی اور انگریزی میں ہوا کرتی تھی۔ اگلے سال ۱۸۶۷ء میں "صادق الاخبار" جاری ہوا۔ جس کی بدولت اردو کی اشاعت و ترویج میں بہاول پور نمایاں رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سر رابرٹ ایجرٹن (لیفٹیننٹ گورنر پنجاب) نے اختیارات کی تفویض کی تقریر (اس دور میں) اردو میں کی۔ فارسی اور انگریزی کا چلن جاتا رہا اور ریاست کی مراسلت اردو میں ہونے لگی۔ یوں نجی خطوط بھی اردو میں لکھے جانے لگے۔ کئی کتب اردو میں شائع ہوئیں۔

نوابانِ ریاست بہاول پور عوام کے حقیقی سرپرست اور تعلیم دوست حکمران تھے۔ انھوں نے ریاست میں کئی تعلیمی ادارے قائم کیے۔ جون ۱۹۲۵ء میں سر صادق محمد خاں خامس نے علامہ محمد اقبال اور سید سلیمان ندوی کی مہمیز پر جامعہ کی بنیاد رکھی جس کا مقصد الازہر کی طرز پر عالمی اسلامی جامعہ کا قیام تھا۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اسے جامعہ عباسیہ کا نام دے دیا گیا۔ مارچ ۱۹۷۵ء میں پنجاب اسمبلی نے قانونی طور پر اس ادارے کو اسلامیہ یونی ورسٹی کا درجہ دے دیا۔ موجودہ شیخ الجامعہ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی اقبال پسندی، حب الوطنی اور دُور اندیشی کے

طفیل شعبہ اقبالیات کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس نوزائیدہ شعبے نے جہاں اپنے قیام کے مختصر عرصے میں اور بہت سی کامیابیاں سمیٹی ہیں وہاں تحقیقی مجلہ "پیام" کا بھی آغاز کر دیا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ پیشِ خدمت ہے۔ خود ستائشی کے بجائے تحقیقی کام سے اپنے وجود کا احساس دلانا بہترین عمل ہے۔ "پیام" کی ٹیم نے کم ہونے کا شکوہ نہیں کیا بلکہ اپنے حصے کی شمع جلانے کی ذمہ داری نبھانے کا فیصلہ کیا۔ اس مرحلے پر میں عزت مآب شیخ الجامعہ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ لینگویجز کا انتہائی ممنون ہوں کہ جن کی سرپرستی، نگرانی اور مہربانی ہماری تمام کامیابیوں کا حتمی سہارا رہی ہے۔ "پیام" کی قومی و بین الاقوامی مجلسِ مشاورت کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہماری استدعا کو اعزازِ قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ تمام مقالہ نگاران کی نوازشات کا شکریہ اور اہلِ علم سے استدعا ہے کہ وہ اقبالیات، تصوف اور اسلامی ادب سے متعلق تحقیقی نگارشات کے ضمن میں دستِ تعاون دراز رکھیں گے۔

ربِ محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا حامی و ناصر ہو! آمین

(مجلسِ ادارت)